مسلمانوں پر ایک نظر

اور

قلب پر تین اثر

ابوالحسن علی (ندوی)

ملنے کا پتہ   مکتبہ اسلام گوئن روڈ   لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

"مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی ایک تقریر جو عید کے موقع پر مسلمانوں کے بڑے مجمع میں کی گئی تھی۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب مسلمانوں پر طرح طرح کی مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔ مسلمان حکومتیں برطانیہ اور فرانس، اٹلی اور روس کے درمیان لاوارث مال کی طرح تقسیم ہو رہی تھیں، اور مسلمانوں کے سب سے محترم مقام مکہ و مدینہ تک دشمنوں کے نرغہ میں تھے۔ اس تقریر کے بعض ٹکڑوں کو چھوڑ کر (جو گذشتہ زمانہ کے حسب حال ہیں) دیکھا جائے تو اب بھی اس میں وہی تازگی، زندگی اور حرارت ہے جو اس وقت تھی۔"

ناشر

مسلمانوں پر ایک نظر اور قلب پر تین اثر

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اس وقت کہیں مسلمانوں کی تعداد سنکر، اور ایک جگہ انکا کوئی مجمع دیکھکر دل پر تین قسم کے نہایت مختلف اثر ہوتے ہیں۔

مسرت، حیرت، حسرت

مسرت اس کی کہ الحمد للہ! ایک وقت تھا کہ روئے زمین پر کلمہ گو انگلیوں پر گنے جاتے تھے، اور یہ وہ تھے جو ساری دنیا کی اصلاح کو نکلے تھے اور پوری امت کہلاتے ہیں۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ	تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئیں عالم میں
تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ	اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں
الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ (آل عمران)	سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو

اور جن کو قریبی زمانہ میں زمین کا نقشہ اور قوموں کی تقدیریں بدلنی تھیں اور جنھوں نے اس تعداد پر خشکی اور تری سے دشمنی مول لے لی تھی۔

مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے تین مرتبہ مسلمانوں کو شمار کیا گیا، پہلی مردم شماری میں مسلمانوں کی تعداد ۵۰۰، دوسری میں ۶۰۰ اور ۷۰۰ کے درمیان تھی۔ اور تیسری مرتبہ شمار میں مسلمان ڈیڑھ ہزار تھے تو پھر اس تعداد پر مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اطمینان کی سانس لی کہ

اب ہم ڈیڑھ ہزار ہوگئے ہیں۔ اب ہمیں کیا ڈر ہے؟ ہم نے تو وہ زمانہ دیکھا ہے جب ہم اکیلے نماز پڑھتے تھے اور پھر بھی ہر طرف سے دشمنوں کا خوف لگا رہتا تھا لیکن بہرحال شکر کا مقام ہے، اور اللہ کا احسان ہے اور یہ احسان اس نے ایک جگہ جتایا ہے۔

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ	اور یاد کرو جس وقت تم تھوڑے تھے مغلوب پڑے
فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ	ہوئے ملک میں ڈرتے تھے کہ اچک لیں تم کو لوگ
فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ	پھر اس نے تم کو ٹھکانا دیا اور قوت دی تم کو اپنی مدد سے
الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (الانفال)	اور عطا کیں تم کو پاک چیزیں تاکہ تم شکر کرو۔

ایک نبی نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کا یہ احسان اس طرح یاد دلایا۔

وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ۔	اور یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے تو تمھیں زیادہ کر دیا۔

آج صرف ایک جگہ اسلام کے مرکز سے ہزاروں میل دور مسلمان کہلانے والوں کی اتنی تعداد نظر آسکتی ہے [illegible] بہت کم کو دیکھنے کے لیے آنکھیں ترستی تھیں اور خواب میں بھی نظر نہیں آتی تھیں اور ان کے رزق پر، لباس اور [illegible] پوشاک کی [illegible] نظر نہیں ٹھہرتی۔

ایک وہ وقت تھا کہ مکہ کا نازوں کا پالا امیرزادہ مصعب بن عمیر کہ جو جس وقت مکہ کی گلیوں میں نکلتا تھا تو دو دو سو روپیہ سے کم کی پوشاک جسم پر نہ ہوتی تھی اور آگے پیچھے غلام ہوتے تھے اور جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ہی محبت تھی اور جس کے ہاتھ میں جنگ احد میں مسلمانوں کا جھنڈا تھا جب

---

۵۱ صحیح بخاری باب کتابۃ الامام للناس

احد میں شہید ہوتا ہے تو اس کے ترکہ میں اور مسلمانوں کے پاس اتنا نہیں ہوتا کہ اسکو فراغت سے کفن دے سکیں، صرف ایک کمبل ہوتا ہے کہ جب اس سے سر چھپاتے ہیں تو پیر کھل جاتے ہیں اور پیر چھپاتے ہیں تو سر کھل جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سر چھپا دو اور پیر پر گھانس ڈال دو۔

حیرت اور ایسی حیرت ہے کہ عقل کام نہیں کرتی اور سکتہ طاری ہو جاتا ہے کہ ان شتربانوں اور خانہ بدوشوں کی کیا کایا پلٹ ہوئی کہ پلک جھپکاتے میں شتربان سے جہاں بان بن گئے، قیصر و کسریٰ کے تاج پیروں سے روندے زمین کا جغرافیہ بدل دیا، دنیا کی تاریخ بدل دی، دنیا بدل دی پھر دیکھتے دیکھتے ایسی کایا پلٹ ہوئی کہ جہاں سے چلے تھے اس سے بھی پیچھے ہٹ گئے وہ کیا چیز تھی جو آئی اور گئی! حیرت اس کی ہے کہ جب وہ مٹھی بھر تھے ایک گھر بھر بھی نہیں تھے تو بحر و بر پر چھائے ہوئے تھے ہوا کی طرح کوئی جگہ ان سے خالی نہیں تھی اور جب مور و ملخ کی طرح ہوئے تو ان کا نشان نہیں ملتا، سب سے بڑھ کر حیرت اس کی ہے کہ وہ بھی زیادہ سے زیادہ مسلمان کہلاتے تھے اور یہ بھی کم سے کم مسلمان کہلاتے ہیں، حیرت ہے کہ کیا یہ مجمع جو دنیا میں سب سے زیادہ بے فکر و مطمئن نظر آتا ہے بے فکر تو [illegible] معلوم ہوتا ہے جس کو بظاہر دنیا کے ہر کام سے فراغت ہو [illegible] دنیا کی سب سے بڑی گھر [illegible] ذمہ دار اور منصور [illegible] قوم [illegible] بھائی اور بد اخلاقی دور کرنے اور گناہ اور ظلم مٹانے کے لیے [illegible] کیا [illegible] دنیا سے [illegible] کیا اسے کسی [illegible] نہیں ہوتا۔

[illegible] بھائیوں سے [illegible]

بخارا، سمرقند وغیرہ میں جانوروں سے بدتر سلوک نہیں کیا گیا ہے۔ دشمنوں کو ان کی حالت پر رحم آرہا ہے، اور سونے والوں کی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے اور کھانے پینے میں مزہ نہیں آتا، کیا ان کو اس کی خبر نہیں یا اثر نہیں، وہ کس درجہ حیرت ناک ہیں۔ [1]

[1] شمالی افریقہ اور مشرقی ترکستان کے خالص قدیم اسلامی ملک جہاں فرانس، اٹلی اور روس کے ہاتھوں مسلمانوں پر اب سے چند سال پہلے وہ ظلم ہوئے جس سے ہر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، ہزاروں واقعات میں سے ایک دو واقعہ پیش کئے جاتے ہیں جن کی یورپین نامہ نگاروں نے روایت کی ہے اور تصدیق کی ہے اور جن میں شک کی گنجائش نہیں۔ اٹلی نے طرابلس کے ۸۰ ہزار عرب مسلمانوں کو جن میں عورتیں اور بچے بھی تھے یک قلم ان کے گھروں سے نکال کر ریگستان میں ڈال دیا، جہاں نہ سبزہ نہ پانی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مویشی تو تمام مر گئے اور وہ ان کے بچے اور عورتیں بھی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے لگیں، جب بہت فریاد کی تو حکومت کے سپاہی آئے اور جتنے لوگ قابل تھے سب فوج میں جبراً بھرتی کر لئے گئے اور شیر خوار بچے ماؤں سے لیکر عیسائی مشن اسکولوں اور تربیت گاہوں میں داخل کر دیئے گئے، بلکہ دس ہزار آدمیوں کو ساتھ باندھ کر سمندر میں ڈال دیا، ان کی سیدھی ہوئی لاشیں سمندر کے کناروں پر دنوں کے بعد ملیں، سرکردہ لوگوں کو ہوائی جہاز پر چڑھا کر اوپر سے پھینک دیا گیا، عورتوں پر گولیاں چلائی گئیں، الجزائر اور مراکش میں مذہبی آزادی بالکل سلب کر لی گئی، ذرا ذرا سی بات پر پابندیاں عاید کر دی گئیں، اور بربری مسلمانوں کو زبردستی عیسائی بنایا جا رہا ہے۔ روسی ترکستان میں اللہ کا نام لینے کی سزا قتل ہے، عورتوں کی بے عزتی، مساجد کی بے حرمتی ادنیٰ بات ہے، مقتولوں اور قیدیوں کا کوئی شمار نہیں، فلسطین میں عربوں کی جگہ پر یہودیوں کو بسایا گیا اور عربوں پر زندگی تنگ کر دی گئی (۱۹۴۸ء میں فلسطین کو تقسیم کر دیا گیا اور زرخیز علاقہ یہودیوں کو

کیا جن کے چہروں پر فاتحانہ مسرت، لبوں پر کامرانی کی مسکراہٹ، آنکھوں میں تابانی کی جھلک ہے، دنیا کی سب سے بڑی مصیبت زدہ اور بدبخت قوم ہے جس پر روئے زمین تنگ ہوتی جا رہی ہے اور جس کے وہ ملک ہاتھ سے نکل گئے جو دل کے ٹکڑوں اور اولاد سے بڑھ کر تھے جن کے ایک ایک بالشت کی قیمت مسلمانوں نے خالدؓ و ابو عبیدہؓ، سعدؓ و معاذؓ، طارق و محمد بن قاسم، نور الدین و صلاح الدین کی جان اور خون سے ادا کی تھی، جن میں کا ہر ایک اس وقت کے کل مسلمانوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ کاش کہ ان میں کا ایک ہی ہوتا، ورنہ ان میں کا ایک بھی نہ ہوتا۔

کیا یہ وہی قوم ہے جن کی عزتیں، جن کی آبرو، جن کے نبی کا ناموس اور جن کے شعائر دینی کسی وقت محفوظ نہیں۔

اور جن کی زندگی اور موت جن کے قلب اور دماغ اور جن کی اولاد بھی دوسروں کے ہاتھوں میں رہ چکی ہو یا ہو۔

کیا یہ وجیہ چہرے، یہ شاندار و باوقار صورتیں، یہ بارعب جسم وہی ہیں جو تجربہ کار دشمن و دوست کی نظر میں حقیر، بے وقار و بے رعب ہیں۔

دیدیا گیا اور عربوں کی مرضی کے خلاف اسرائیلی حکومت قائم کر دی گئی اس کے بعد عربوں پر کیا گزری یہ ایک طویل داستان ہے، یہودیوں نے وحشت و بربریت کا پورا ثبوت دیا، عربوں کا قتل عام کیا گیا، عرب بھاگ بھاگ کر عرب حکومتوں میں پناہ گزین ہوئے اور آج تک ان کو سکون نصیب نہ ہوا، اسرائیلی حکومت عربوں کے لئے ایک مستقل خطرہ بنی ہے اور اس کی نگاہیں مرکز اسلام تک جا رہی ہیں، دوسری جنگ عظیم کے بعد عرب ملک رفتہ رفتہ استعماری پنجوں سے آزاد ہوتے جا رہے ہیں، اور وہ خود آزادی کی سانس لے رہے ہیں، اور مسرت کی بات ہے کہ استعماری طاقت کی گرفت روز بروز ڈھیلی ہوتی جا رہی ہے۔ (مث)

www.abulhasanalinadwi.org

وَاِذَا رَاَیْتَھُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُھُمْ ۔ وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِھِمْ كَاَنَّھُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ یَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَیْحَةٍ عَلَیْھِمْ (المنافقون)

اور جب تم ان کو دیکھو گے، ان کے جسم بڑے بھلے معلوم ہوں گے، اور جب یہ کچھ کہنے لگیں گے تو تم کان لگا کر سننے لگو گے، لیکن ان کی حقیقت کیا ہے۔ گویا کہ یہ ٹیک لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں ہر آواز کو اپنے خلاف ہی سمجھتے ہیں۔

اور یہ کیا جو کاندھے سے کاندھا ملائے، پہلو بہ پہلو کھڑے ہیں، یہاں اور یہاں باہم عدالتوں میں اور عدالتوں سے باہر دشمنوں کی طرح لڑ چکے ہیں اور لڑتے رہتے ہیں۔ یہ کاندھے سے کاندھا پہلو سے پہلو ملائے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کے دل بالکل الگ الگ ہیں۔

تَحْسَبُھُمْ جَمِیْعًا وَّقُلُوْبُھُمْ شَتّٰی

تم ان کو اکٹھا سمجھتے ہو، حالانکہ ان کے دل علیحدہ ہیں۔

کیا وہ قوم قیامت تک بھی کبھی مسرور و مطمئن ہو سکتی ہے جس کی تاریخ میں ایک مرتبہ بھی اسپین کا واقعہ ہو چکا ہو اور جس کے بعض اور دوسرے ممالک بھی اسپین بن چکے ہیں۔

کیا وہ قوم اطمینان کی سانس لے سکتی ہے جو اپنے نبی کی وصیت اخرجوا الیھود والنصاریٰ من جزیرة العرب (یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو) پوری نہ کر سکتی ہو۔

کیا وہ قوم جس کے اوقاف و املاک، مساجد اور آثار و مشاہد، مقابر اور دوسری دینی اور قومی یادگاروں پر دوسروں کا قبضہ ہو، اپنے کو کچھ با اختیار سمجھ سکتی ہے۔

حسرت

جتنا علم ہوتا جاتا ہے اتنے ہی آنکھوں سے پردے اٹھتے جاتے ہیں اور دل کی حالت بدلتی جاتی ہے۔ اکثر اطمینان کے بجائے حیرت اور مسرت کے بجائے حسرت ہوتی ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا (اگر تم وہ جانتے ہو جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے)

آپ جب دیکھتے ہیں کہ ایک ضعیف پیر مرد کے جوان جوان توانا و تندرست بیٹے اور پوتے ہیں تو آپ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑھاپے میں اس کا سہارا اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں، ان کو دیکھ کر اس کا دل باغ باغ ہو جاتا ہوگا کہ جو باغ میں نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا وہ میری زندگی میں پھل پھول رہا ہے، ایسے اقبال مند تھوڑے ہوتے ہیں۔ اس کی مٹی ٹھکانے لگے گی مگر جب وہ پیر مرد ان کو دیکھتا ہے تو دل پکڑ کر رہ جاتا ہے کہ ان میں سے ایک بھی مرتے ہوئے میرے حلق میں پانی ٹپکانے کا روادار نہیں وہ کہتا ہے کہ کاش کہ یہ نہ ہوتے تو یہ حسرت تو نہ ہوتی کہ ہو کر کے بھی کچھ نہیں۔

یہی حالت اس وقت ہماری ہے، اسلام جب اپنی اولاد پر نظر ڈالتا ہے تو کہتا ہے بہت ہیں اگر کام کے ہوتے تو ان سے بہت کم بھی کافی تھے یہ سب میرے ہی نام سے پکارے جاتے ہیں۔ اور میرے ہی کہلاتے ہیں لیکن ان میں سے میرے کام کے تھوڑے [illegible] خدا کا شکر ہے کہ آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے [illegible] چھپے ہوئے ہیں اگر پردہ اٹھ جائے تو آنکھیں دیکھیں [illegible] کا، [illegible] اور [illegible] کا [illegible] اور [illegible] لگا ہوا ہے اور ان [illegible] ہیں۔ لیکن اگر ہماری آنکھوں پر یہ پردہ پڑا ہوا ہے تو عالم الغیب تو دیکھ رہا

ہے۔ وہ صورتیں نہیں دیکھتا، نام نہیں پوچھتا، وہ دل اور عمل دیکھتا ہے،
ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم۔
(اللہ تمہاری صورتیں اور تمہارے مال نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے دل اور اعمال دیکھتا ہے)
وہ دیکھ رہا ہے کہ یہ انسان نہیں انسانوں کا کوڑا کرکٹ ہیں۔ جن میں دانے اور کام کے موتی بہت تھوڑے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم پر قومیں اس طرح اکٹھا ہو جائیں گی جس طرح کھانے والے لگن پر، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ہماری تعداد کی کمی کی وجہ سے؟ فرمایا نہیں، تم بہت ہوگے لیکن تمہارا رعب ان کے دلوں سے اٹھ جائے گا۔ تم سیلاب کے کوڑے کرکٹ کی طرح ہو جاؤ گے۔

یہ تو اللہ دیکھتا ہے۔ لیکن ہم جو کچھ دیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ:-

(۱) ان میں سے بیسیوں وہ لوگ ہیں جو کلمہ کے معنی نہیں جانتے اور شرک و توحید و رسالت کے متعلق سرے سے ان کا کوئی عقیدہ ہی نہیں، ایسے بھی ہیں جن کو کلمہ بھی یاد نہیں، ایسے کثرت سے ہیں جن کے دل میں توحید پوری طرح سے نہیں اتری نہ شرک سے ان کو کوئی نفرت ہے، ایسے بھی کچھ کم نہیں کہ قرآن مجید کے مطابق صریح شرک و بت پرستی میں مبتلا ہیں۔

(۲) ایسے بکثرت ہیں جو اسلام کو بالکل نہیں سمجھتے نہ ہی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو اسلام یا اسلامی نام گھر کے سامان اور وراثت کے ساتھ باپ دادا سے ترکہ میں ملا ہے۔ اس کے متعلق ان کو اور کوئی علم نہیں وہ نہیں جانتے اللہ ان سے کیا چاہتا ہے، اسلام کے کیا حقوق اور شرائط ہیں، اسلام نے ان کی زندگی میں کوئی تبدیلی یا فرق کیا یا نہیں۔

(۳) ایسے بہت ہیں جن کی زندگی اور صورت کسی طرح اسلامی نہیں، اور ان کے رسم و رواج، شادی غمی، تمدن و معاشرت، وضع قطع، نشست و برخاست، معاملات و تعلقات کسی سے بھی کوئی ان کو مسلمان نہیں سمجھ سکتا۔

(۴) ایسے اکثر ہیں جو کسی معنی میں اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے مفید نہیں اور ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

(۵) ایسے بہت ہیں کہ ان سے اسلام کے نام اور اس کی شہرت و عزت و کامیابی کو نقصان پہونچ رہا ہے۔ ان کو دیکھ کر اور ان کے ساتھ رہ کر لوگ اسلام سے بدعقیدہ اور کبھی مرتد ہو جاتے ہیں۔

(۶) بہت سے ایسے ہیں جن کو اسلام کے خلاف اور مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے اسلامی شعائر اور مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کے لئے مفت اور بہت تھوڑی قیمت پر ہر وقت استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۷) ایسے بہت زیادہ ہیں جن کو اسلام کے ساتھ کوئی دلچسپی اور مسلمانوں کے ساتھ کوئی محبت ہمدردی نہیں، ان کو ان مشکلات و ضرورت کا کوئی غم نہیں وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ مسلمان کہاں کہاں بستے ہیں اور وہ ان کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔

(۸) ایسے بھی ہیں جو مسلمانوں کو حقیر سمجھتے ہیں مسلمان کہلانے سے شرماتے ہیں اور مذہب پر ہنستے ہیں

(۹) ایسے بہت ہیں جو دینی اور مسلمانوں کی حالت پر قانع ہیں۔ انھیں اسلام اور مسلمانوں کی عزت اور ترقی کے دیکھنے کا کہیں کوئی شوق اور ارمان نہیں ہوتا اور نہ ذلت سے کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ ان کو یہ چیز کوئی غیر معمولی نہیں معلوم ہوتی۔ بہت ایسے ہیں کہ خود اپنی نظر میں ان کی کوئی عزت نہیں، وہ اپنی قیمت نہیں جانتے، اپنی تاریخ اپنے ماضی اپنے اسلاف اور بزرگوں سے بالکل ناواقف ہیں۔ وہ کسی وقت ان پر فخر اور اپنے اسلام پر گھمنڈ نہیں کرتے اور نہ ان کو ان کی پیروی کا شوق ہے۔ اور نہ کبھی [illegible] کا

www.abulhasanalinadwi.org

افسوس، ان کے سامنے اسلام کا کوئی اصلی نمونہ اور اس کا کوئی بلند تخیل نہیں اسلئے وہ پست ہمت دل شکستہ اور مایوس ہیں۔

(۱۰) اکثر ایسے ہیں جو محض دیکھا دیکھی اور رسمی مسلمان ہیں۔ اس لئے نہ ان کو اسلام کا علم ہے نہ اس پر فخر و شکر ہے نہ اس میں ان کو کوئی لطف ہے اور نہ ان کے اخلاق و اعمال پر اس کا نور و برکت و اثر ہے۔

بتائیے کہ ایسے مجمع کو دیکھ کر کیا خوشی ہو حقیقت میں آج کل جہاں مسلمان جمع ہو جائیں وہاں عقائد و مذہب کا عجائب خانہ دینی اور روحانی امراض کا بیمارخانہ، عیوب کا بازار لگ جاتا ہے۔ مگر ع

یہ رونے کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

عبرت اب مسرت و حیرت و تعجب کے بعد عبرت ہی کا درجہ ہے مبارک ہیں وہ لوگ جو اس درجہ کو بھی طے کر لیں۔ ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار

آئیے ہم اپنا مقابلہ اسلام کے پہلے نمونوں سے کریں؟

صحابہؓ	ہم
۱۔ صحابہؓ گنتی کے تھے اور تمام دنیا پر بھاری تھے۔	۱۔ ہم لاتعداد ہیں اور زمین پر بھاری ہو رہے ہیں۔
۲۔ صحابہؓ بادشاہوں پر سلطنت کرتے تھے۔	۲۔ ہمیں غلاموں اور غلاموں کے غلاموں کی غلامی بھی ہزار دقت سے نصیب ہوتی ہے
۳۔ صحابہؓ کچھ نہ تھے اور سب کچھ ہو گئے	۳۔ ہم سب کچھ تھے اور کچھ نہ رہے۔
۴۔ صحابہؓ کی دنیا عزت اور عیش سے بسر ہوتی تھی، اور آخرت اس سے کہیں بہتر۔	۴۔ ہماری زندگی سخت ذلت و پریشانی سے گذرتی ہے اور آخرت بھی بظاہر امید اچھی نہیں۔

اب ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ یہ کس چیز کی نحوست اور وہ کس چیز کی برکت تھی صحابہؓ کے پاس کون سا کیمیا کا نسخہ تھا کیا کرامت تھی۔ ان کی زندگی میں بیٹھے بیٹھے کیا انقلاب ہوا جس نے دنیا میں انقلاب کر دیا۔ ان کی پوری زندگی کا بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے سوا کوئی قابل ذکر غیر معمولی واقعہ نہیں ہوا کہ انھوں نے اپنی زندگی و موت، عقل و رائے، دل و دماغ مرضی و اختیار اور اپنی پوری مشین کی کنجی ایک ایسے انسان کو سپرد کر دی تھی جو معصوم تھا، خود دنیا کا سب سے بڑا حکیم تھا اور جو خدا کے مشورہ و حکم سے کام کرتا تھا جس سے غلطی ہونی ممکن نہیں۔ اسی کی وحی سے بات کرتا تھا۔ اسی کی روشنی میں چلتا تھا۔ ان ھو الا وحی یوحیٰ (رسول اپنی خواہشات سے بات نہیں کرتا اس کی گفتگو محض وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے)۔ وہی ان کو اٹھاتا تھا بٹھاتا تھا چلاتا تھا۔ پھراتا تھا جدا کرتا تھا۔ ملاتا تھا۔ ؎

بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ انکی　　شریعت کے قبضہ میں تھی باگ انکی
جہاں کر دیا نرم نرما گئے وہ　　جہاں کر دیا گرم گرما گئے وہ

پھر دنیا کی کونسی قوت کونسی عقل تھی جو انکا مقابلہ کرتی وہ خدا کی تلوار اور قضا مبرم بن گئے تھے، جو ٹل نہیں سکتی تھی۔ وہ خود کیا کر رہے تھے اللہ اور اسکا رسول کر رہا تھا۔

جس وقت اس نادان کمسن بچے (امت) نے اس اتالیق اعظم اس مربی اکبر اس دانا جہاندیدہ، کی انگلی چھوڑ دی، وہ بیچارا گلیوں میں، بھیڑ میں پڑ گیا[۱] وہ جتنا چلتا ہے، اپنے گھر سے دور ہوتا جاتا ہے۔ چلا جاتا ہے

---

[۱] مذہب و عقائد کے جنگل اور بھول بھلیاں مراد ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

والا روتا ہے۔ مگر کوئی اس کا ہاتھ نہیں پکڑتا وہ بھوکا ہے اور پیاسا ہے، مگر کسی کو اس پر ترس نہیں آتا۔ ۴

وہ اتالیق اب بھی ان تمام لوگوں سے اس بچے سے زیادہ قریب ہے لہذا زیادہ شفیق ہے۔ جن کی صورت یہ نکلتا ہے کہ وہ منہ پھیر لیتے ہیں جن کا ہاتھ یہ پکڑنا چاہتا ہے۔ مگر وہ چھڑا لیتے ہیں۔ لیکن وہ بچہ اس کی طرف کسی طرح متوجہ نہیں ہوتا۔

معلوم ہوا کہ ہم میں اور ان میں جو فرق ہے وہ اتباع کا ہے وہ نسخہ کیمیا (قرآن) اب بھی موجود ہے، استعمال کرنے کی دیر ہے۔ نسخہ استعمال کرنے والا اور نسخہ پڑھنے والا برابر نہیں ہو سکتے۔

قرآن مجید پڑھو یا پڑھوا کر سنو فرائض و احکام کی فہرست دیکھو جو کمی ہو پوری کرو، اپنی اصلاح کرو، کہ قوم کی اصلاح اسی طرح ہو گی۔

---

۵ مسلمانوں نے شریعت کا راستہ چھوڑ کر منزل مقصود کو جب پہونچنا چاہا دور ہوتے گئے۔

۶ مسلمانوں کے سیاسی و اقتصادی مصائب جن میں ان کا کوئی دستگیر نہیں۔

۷ اس سے مراد وہ دوسری قومیں جو نفرت، افلاس، ذہنی اور مالی مشکلات و اقتصادی ضروریات ۱۲

۸ نسخۂ اکسیر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس سلسلے کی اور دوسری کتابیں

۱۔ یہ اخلاقی گراوٹ کیوں؟	مولانا سید ابو الحسن علی ندوی	۲/
۲۔ ہندوستانی سماج کی تعمیر	〃 〃 〃	۲/
۳۔ انسان کی تلاش	〃 〃 〃	۲/
۴۔ دنیا کی سالگرہ	〃 〃 〃	۱/
۵۔ روشنی کا مینار	〃 〃 〃	۲/
۶۔ آنکھوں کی سوئیاں	〃 〃 〃	۲/
۷۔ نیا خون	〃 〃 〃	۲/
۸۔ مرد خدا کا یقین	〃 〃 〃	۲/
۹۔ پیام انسانیت	〃 〃 〃	۲/

ناشر

مکتبہ اسلام گوئن روڈ لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org